اشاعت نمبر: ۱۳ | سلسلہ احکام قرآن۔ | تاریخ: یکم محرم الحرام ۱۴۴۵

قرآن اور ارکان نماز

نماز کے ارکان سات ہیں، ان میں کوئی بھی رکن قصدًا یا سہوًا فوت ہوجائے تو نماز نہیں ہوگی، یہ ارکان کتاب وسنت سے ثابت ہیں، بعض قرآن کریم سے ثابت ہیں اور بعض احادیث مبارکہ سے، بہرحال تفصیل حسب ذیل ہے۔

سب سے پہلے ارکان نماز یہ ہیں۔

1- تکبیر تحریمہ

2- قیام

3- قراءت

4- رکوع

5- سجود

6- قعدۂ اخیرہ

7- خروج بصنعہ

نماز کا پہلا رکن تکبیر تحریمہ ہے، اللہ وحدہ لاشریک کا حکم ہے:

وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ [سورۂ مدثر:۳]

یعنی اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔

اس آیت کے تحت درمنثور میں ہے:

أَخْرَجَ ابْنُ مَرْدُويَه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قالَ: قُلْنا يا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نَقُولُ إذا دَخَلْنا في الصَّلاةِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ: وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ فَأَمَرَنا رَسُولُ اللهِ ﷺ أنْ نَفْتَتِحَ الصَّلاةَ بِالتَّكْبِيرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب ہم نماز شروع کریں تو کیا کہیں، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اپنے رب کی بڑائی بیان کرو، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ تکبیر سے نماز شروع کرو۔

مزید فرمایا:

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔ [سورۂ اعلیٰ:۱۵]

یعنی اپنے رب کا نام لیا، اور نماز ادا کی۔

اس آیت کے تحت تفسیر مدارک میں ہے:

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ، وكَبَّرَ لِلافْتِتاحِ، فَصَلّٰى اَلْخَمْسَ، وبِهِ يُحْتَجُّ عَلى وُجُوبِ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتاحِ، وعَلى أَنَّها لَيْسَتْ مِنَ الصَلاةِ، لِأَنَّ الصَلاةَ عُطِفَتْ عَلَيْها، وهو يَقْتَضِي الْمُغايَرَةَ، وعَلى أَنَّ الِافْتِتاحَ جائِزٌ بِكُلِّ اسْمٍ مِن أَسْمائِهِ عَزَّ وجَلَّ۔

یعنی رب کا نام لیا، نماز کی تکبیر افتتاح کہی، اور نماز پنج گانہ ادا کی، اس آیت کے ذریعے درج ذیل امور پر استدلال کیا گیا ہے۔

۱ - تکبیر تحریمہ ضروری ہے۔

۲ - تکبیر تحریمہ خارج نماز ہے، کیوں کہ صلاۃ کا اس پر عطف کیا گیا ہے، اور عطف مغایرت کا تقاضا کرتا ہے۔

۳ - اللہ تعالیٰ کے کسی بھی نام سے نماز شروع کرنا جائز ہے۔

ان دونوں آیات سے تکبیر تحریمہ کی رکنیت پر استدلال کیا گیا ہے۔

2- نماز کا دوسرا رکن قیام ہے، ارشاد باری ہے:

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ [سورۂ بقرہ: 238]

نماز پنج گانہ کی محافظت کرو، اور بطور خاص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور طاعت گزار بن کر کھڑے ہو جاؤ۔

اس آیت میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، قیام کی رکنیت پر اسی آیت سے استدلال کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم کی متعدّد آیات میں نماز کے قیام کا ذکر ہے، بلکہ پوری نماز ہی کو قیام سے تعبیر کیا گیا ہے، جو اس بات پر دلیل ہے کہ نماز میں قیام از حد ضروری ہے۔

3- نماز کا تیسرا رکن قراءت ہے، اللہ جل وعلا کا ارشاد ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ [سورۂ مزمل:۲۰]

یعنی قرآن کا جو حصہ آسان ہو پڑھو، یا قرآن سے جتنا میسر ہو پڑھو۔

اس آیت مبارکہ میں اندرون نماز حسب توفیق تلاوت قرآن کا حکم دیا گیا ہے، ائمہ کرام نے اس آیت میں وارد امر کو وجوب کے لیے مانا ہے، اور اسی آیت سے قراءت کی رکنیت پر استدلال کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ [سورۂ اسرا: ۷۸]

یعنی زوال آفتاب سے لے کر رات کی تاریکی تک نماز قائم کرو، اور فجر کی نماز بھی ادا کرو، بے شک نماز فجر کی تلاوت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

اس آیت میں نماز فجر کو قرآن فجر سے تعبیر کیا گیا ہے، کیونکہ قراءت نماز کا اہم ترین رکن ہے۔

4- 5-نماز کا چوتھا رکن رکوع اور پانچواں رکن سجدہ ہے، ارشاد باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ [سورۂ حج:۷۷]

یعنی اے ایمان والو! رکوع کرو، سجدہ کرو، اپنے رب کی بندگی کرو، اور کار خیر کرو، اور اس امید پر کرو کہ تمھاری بخشش ہو جائے گی۔

اس آیت مبارکہ میں رکوع و سجود کا حکم دیا گیا ہے، جو اس بات پر دلیل ہے کہ رکوع و سجود فرض ہیں، اور ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۶ – نماز کا چھٹا رکن قعدۂ اخیرہ ہے، حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد کی تعلیم دی، پھر فرمایا:

فإذا فعلت ذلك أو قضيت هذا فقد تمت صلاتك.

یعنی جب تم نے یہ کر لیا تو تمھاری نماز ہو گئی۔ [شرح معانی الآثار، بدائع الصنائع]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام نماز کو بقدر تشہد قعدہ پر معلق فرمایا، اسی لیے فقہاے کرام نے قعدۂ اخیرہ کو فرض مانا، اور اسی حدیث سے قعدۂ اخیرہ کی رکنیت پر استدلال کیا۔

۷ – نماز کا آخری رکن خروج بصنعہ ہے، اور لفظ سلام کہنا واجب ہے، حدیث پاک میں ہے:

مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير، وتحليلها التسليم. [شرح فتح القدیر، باب صفت الصلاۃ]

نماز کی کنجی طہارت ہے، نماز کا تحریمہ اللہ کی کبریائی کا بیان کرنا ہے، اور نماز سے نکلنے کے لیے سلام کہنا ہے۔

کسی بھی عمل کے ذریعے نماز سے نکلنا فرض ہے، اور لفظ السلام کہنا واجب ہے، واللہ اعلم۔